فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز بدھ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۱۶ رمضان ۱۳۹۲ھ ، ۲۵ اخاء ۱۳۵۱ ہش ، ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۲ء	نمبر ۲۴۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۴ اخاء ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ :۔

پیچش کی وجہ سے کچھ ضعف ہے ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بہتر ہے۔
احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۴ اخاء ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :۔ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ
احباب حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کی صحت اور درازی عمر کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

مکرم سید صادق حسین صاحب مرحوم اٹاوی جو سلسلہ کے مخلص خادم تھے۔ کے فرزند سید رضاء حسین صاحب اٹاوی بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ نیز ان کا بیٹا سید ارتضیٰ علی بھی بیمار ہے۔ احباب ہر دو کی صحت یابی کے لئے دعا فرمادیں۔

عبد المالک خاں
ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

محترم ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر جو سلسلہ احمدیہ کے قدیم خادم ہیں۔ عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ پاؤں کی حالت درست نہیں ہوتی۔ جب سے سردی شروع ہوئی ہے تکلیف پھر زیادہ بڑھ گئی ہے۔ ان کی اہلیہ صاحبہ اور بیٹی بھی بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

عاجز گذشتہ ایک ہفتہ سے پیٹ کے دائیں طرف ایک زخم کی وجہ سے بیمار ہے۔ درد اور بے چینی زیادہ ہے۔ بزرگوں اور مخلصوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اس خادم کی صحت کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت بھی دے اور اپنی رضاء کے مطابق زندگی کے آخری لمحات تک خدمت کی توفیق بھی عطا فرماتا رہے۔

خاکسار شیخ مبارک احمد سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ

میں عرصہ دس بارہ سال سے بلڈ پریشر شوگر اور دل کا مریض چلا آرہا ہوں۔ گذشتہ مارچ میں پتہ میں پتھریوں کا علم ہوا۔ جس کا اپریشن اپریل میں ہوا اور مطمئن ہوگیا کہ اب انشاء اللہ صحت ہوجائے گی مگر ایک ماہ سے پھر دل کے مقام پر درد ہوتا ہے۔ ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ ابھی تک Ischemic Heart Disease ہی ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعائے صحت فرماکر ممنون فرماویں۔

(خاکسار احسان علی ڈاکٹر ۱۷ میکلوڈ روڈ لاہور)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو لوگ اپنے صدق و وفا میں کمال کے درجہ پر پہنچ جاتے ہیں خدا کے فضل کی اُن پر بارشیں ہوتی ہیں

شیطان کے اقتدار سے یہ باہر ہے کہ وہ قدرت نمائی کے طور پر کوئی خارق عادت اور مصفّا غیب ظاہر کرسکے

"اس زمانہ میں جس طرح اور صدہا طرح کے فتنے اور بدعتیں پیدا ہوگئی ہیں اسی طرح یہ بھی ایک بزرگ فتنہ پیدا ہوگیا ہے کہ اکثر لوگ اس بات سے بے خبر ہیں کہ کس درجہ اور کس حالت میں کوئی خواب یا الہام قابلِ اعتبار ہوسکتا ہے اور کن حالتوں میں یہ اندیشہ ہے کہ وہ شیطان کا کلام ہو نہ خدا کا۔ اور حدیث النفس ہو نہ حدیث الرّب۔ جس طرح جبکہ ایک تو آفتاب پہ بادل محیط ہو اور دوسرے ساتھ اُسکے گرد و غبار بھی اُٹھا ہوا ہو تو اس صورت میں آفتاب کی روشنی صاف طور سے زمین پر نہیں پڑ سکتی، اسی طرح جب نفس پر اپنی ذاتی تاریکی اور شیطان کا غلبہ ہو تو روحانی آفتاب کی روشنی صاف طور سے اُس پر نہیں پڑیگی۔ اور جیسے جیسے وہ گرد و غبار اور ابر کم ہوتا جائیگا روشنی بھی صاف ہوتی جائیگی۔ پس یہی فلاسفی وحی الٰہی کی ہے۔ مصفّا وحی وُہی لوگ پاتے ہیں جن کے دِل صاف ہیں اور جن میں اور خدا میں کوئی روک نہیں۔ پھر یہ بھی یاد رہے کہ وُہ الہام جس کے شامل حال نصرتِ الٰہی ہو اور اکرام اور اعزاز کی اُس میں صریح علامتیں پائی جائیں اور قبولیت کے آثار اُس میں نمودار ہوں وُہ بغیر مقبولانِ الٰہی کے کسی کو نہیں ہوسکتا اور شیطان کے اقتدار سے یہ باہر ہے کہ کسی جھوٹے مدعی کی تائید اور حمایت میں کوئی قدرت نمائی کا الہام اُسکو کرے اور اُسکو عزت دینے کیلئے کوئی خارق عادت اور مصفّا غیب اُس پر ظاہر کرے تا اُسکے دعوے پر گواہ ہو۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ شیطان انسان کا سخت دشمن ہے وہ طرح طرح کی راہوں سے انسان کو ہلاک کرنا چاہتا ہے اور ممکن ہے کہ ایک خواب سچّی بھی ہو اور پھر بھی وُہ شیطان کیطرف سے ہو۔ اور ممکن ہے کہ ایک الہام سچّا ہو اور پھر بھی وُہ شیطان کی طرف سے ہو۔ کیونکہ اگرچہ شیطان بڑا جھوٹا ہے لیکن کبھی سچّی بات بتلا کر دھوکا دیتا ہے تا ایمان چھین لے۔ ہاں وُہ لوگ جو اپنے صدق اور وفا اور عشقِ الٰہی میں کمال کے درجہ پر پہنچ جاتے ہیں اُن پر شیطان تسلّط نہیں پا سکتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطٰنٌ۔ سو اُن کی یہ نشانی ہے کہ خُدا کے فضل کی بارشیں اُن پر ہوتی ہیں اور خدا کی قبولیت کی ہزارہا علامتیں اور نمونے اُن میں پائے جاتے ہیں"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳ و ۴)

پبلشر:۔ مسعود احمد ؛ پرنٹر:۔ سید عبد الحی ؛ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۵ر اخاء ۱۳۵۱ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی روزہ اور اس کی عظمت و اہمیت

ہر چند کہ روزہ خود اپنی ذات میں بہت اہم عبادت ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کی جو اغراض بیان کی ہیں وہ اِس امر کی متقاضی ہیں کہ روزہ کو دن کے اوقات میں صرف کھانے پینے سے اجتناب اور بعض مخصوص حوائج سے کنارہ کشی تک ہی محدود نہ رکھا جائے بلکہ اِس کے ساتھ بعض مخصوص عبادات کا پُورے تعہد اور التزام سے بجالانا ضروری ہے۔

جہاں تک روزہ کا تعلق ہے اس کا خود اپنی ذات میں عبادت ہونا اِس سے ظاہر ہے کہ ایک روزہ دار خدائی حکم کی تعمیل میں دن کے اوقات میں اُن ضروریات و حوائج سے اجتناب اختیار کرتا ہے جن پر اس کی بقائے ذات اور بقائے نوع کا دار و مدار ہے۔ اِس طرح وہ اپنی ہستی کی نفی کر کے نیستی کا جامہ پہن لیتا ہے۔ کھانے پینے سے اجتناب ایک رنگ میں بقائے ذات کی نفی پر دلالت کرتا ہے اور اِسی طرح نفس پر قابو پاکر ازدواجی تعلقات سے پرہیز کے ذریعہ بقاء نوع کی نفی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ ہر دو قسم کی بقاء کی نفی کے اِس تصویری اظہار سے فی الاصل یہ ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے کہ حیّ و قیوّم صرف خدا تعالےٰ ہی کی ذات ہے۔ باقی ہر چیز فانی ہے۔ وہ اُس وقت تک ہی باقی ہے اور باقی رہ سکتی ہے جب تک کہ وہ ضروریات پوری ہوتی رہیں جو اُس کی ہستی اور بقاء کی ضامن ہیں۔ جب ان ضروریات کے پُورا ہونے کا سلسلہ منقطع ہو جائے تو پھر تحلیل کا عمل شروع ہو کر فنا پر منتج ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ پس روزہ اپنی ذات میں اِس لحاظ سے ایک اہم عبادت ہے کہ یہ انسان کو اپنی محتاجی کا احساس دلاکر اسے یہ باور کراتا ہے کہ وہ فانی ہے اور حیّ و قیوّم صرف اور صرف خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ جو بھی روزہ رکھتا ہے وہ گویا تصویری زبان میں اپنے فانی ہونے کا اقرار کرتا ہے اور ایک رنگ میں نیستی کا جامہ پہن کر اِس امر کا اظہار کرتا ہے کہ وہ حیّ و قیوّم خدا سے ایک نئی حیات کا طالب ہے۔

لیکن اِس نئی حیات سے ہمکنار ہونے کے لئے صرف طلب کا اظہار ہی کافی نہیں ہے بلکہ اِس کے لئے مجاہدہ ضروری ہے۔ وہ مجاہدہ کیا ہے؟ اِسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے روزہ کی اُن تین اغراض میں اشارہ کیا ہے جو اُس نے رمضان کے روزوں کی فرضیت کے سلسلہ میں قرآن مجید میں بیان فرمائی ہیں، وہ اغراض یہ ہیں:۔ (۱) لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ٥ (البقرہ آیت ۱۸۴) تاکہ تم تقوٰے اختیار کرو۔ (۲) وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ (البقرہ آیت ۱۸۶) یعنی تم اس بات پر اللہ کی بڑائی بیان کرو کہ اُس نے تم کو ہدایت (یعنی قرآن جیسی کامل کتاب) عطا کی ہے۔ (۳) وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ٥ (البقرہ آیت ۱۸۶) اور تاکہ تم اللہ کے شکر گزار بنو۔ پس اِن اغراض کی رو سے ایک روزہ دار کے لئے صرف دن کے اوقات میں کھانے پینے اور ازدواجی تعلقات سے اجتناب ہی کافی نہیں ہے بلکہ اِس کے لئے تصویری زبان میں نیستی کا جامہ پہننے کے بعد باریک در باریک رگِ گناہ سے بچنا بھی ضروری ہے یعنی روزہ رکھنے کے بعد اس سے کسی چھوٹی سے چھوٹی اور مخفی سے مخفی بدی کا بھی ارتکاب نہ ہو۔ وہ زندگی کے معمولات کو اِس طرح انجام دے کہ جس طرح ایک محتاط اور دُور اندیش انسان پھُونک پھُونک کر قدم رکھتا ہے اور کبھی اور کسی حال میں بھی اپنے قدم میں لغزش نہیں آنے دیتا۔ پھر روزوں کی دُوسری اور تیسری غرض کی رو سے مسلمانوں کے لئے یہ ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ محض روزے رکھنے کو ہی کافی نہ سمجھیں بلکہ ساتھ کے ساتھ بکثرت اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کر کے اِس بات پر اُس کا شکر ادا کریں کہ اُس نے انہیں قرآنی ہدایت کی شکل میں عظیم الشان نعمت عطا فرمائی ہے اور تمام دیگر اُمتوں کے مقابلہ میں انہیں اپنے خاص فضل سے نوازا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو اِس شکر گزاری کی وجہ سے رمضان کے روزوں کی جو نزولِ قرآن کی یادگار کے طور پر فرض قرار دئے گئے ہیں عظمت و اہمیّت بہت بڑھ جاتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ رمضان کے روزے پوری شرائط کے ساتھ رکھنے اور وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ کی آئینہ دار مخصوص عبادات بجالانے کے نتیجہ میں ہم لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ کی عظیم الشان بشارت کے مصداق بنتے ہیں۔ اِس کے برعکس روزوں سے عمداً گریز کرنے یا ان میں سُستی دکھانے یا ظاہری روزے رکھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے والی عبادات بجالانے میں غفلت برتنے کی صورت میں ہم اپنے آپ کو وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِىْ لَشَدِيْدٌ کی وعید کا مورد بنانے والے ہوں گے۔ اِس خوفناک انجام کے تصوّر سے ہی ایک حقیقی مومن کا دل لرز اُٹھتا ہے اور وہ رمضان کے روزے پوری شرائط کے ساتھ رکھنے میں کبھی غفلت کا مرتکب ہو ہی نہیں سکتا۔

اِس لحاظ سے رمضان میں نہ صرف روزوں کا (جو خود اپنی ذات میں ایک نہایت اہم عبادت ہیں) رکھنا ضروری ہے بلکہ ان کے ساتھ ساتھ تقوٰے کی راہوں پہ قدم مارتے ہوئے بعض ایسی مخصوص عبادات کا بجالانا بھی ضروری ہے کہ جن کی وجہ سے ہمارا زیادہ سے زیادہ وقت شکر گزاری کے طور پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے یعنی ذکرِ الٰہی اور تحمید تمجید میں گزرے۔ ہمیں یہ بنیادی اصل ہرگز ہرگز فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ رمضان کے روزے محض مقررہ اوقات میں کھانے پینے سے اجتناب تک ہی محدود نہیں ہوتے بلکہ ان کے ساتھ ساتھ دعاؤں، ذکرِ الٰہی اور نوافل کی مخصوص عبادات کا بجالانا بھی ضروری ہے۔ ان کی کماحقہ ادائیگی کے بغیر روزہ اپنے حقیقی معنوں کی رو سے روزہ نہیں ہوتا۔ اسے ہم فاقہ کا نام تو دے سکتے ہیں روزہ نہیں کہہ سکتے۔ بناء بریں روزہ محض کھانے پینے سے اجتناب کا نام نہیں بلکہ اصل روزہ دِل کی نیکی اور ضبطِ نفس، اور تقویٰ اور اخلاص اور انابت الی اللہ اور خصوصی دعاؤں کا روزہ ہے۔ اور یہی وُہ روزہ ہے جس کے نتیجہ میں انسان قبولیت دعا کا حظ اُٹھاتا ہے، خدا کا قرب حاصل کرتا ہے اور زمین سے اُٹھ کر آسمان کی بلندیوں تک پہنچتا ہے۔

حقیقی روزوں کی توفیق پانے کے لئے اُن مخصوص عبادات کا علم ضروری ہے جو وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ کی آئینہ دار ہوں۔ اِن مخصوص عبادات پر ہم آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالیں گے انشاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق۔

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۱۷ و ۱۸ و ۱۹ نومبر ۱۹۷۲ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

(از حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

انشاء اللہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۱۷ر ۱۸ر ۱۹ر نومبر ۱۹۷۲ء کو شروع ہوگا جمعہ کو صبح صرف ناصرات کا پروگرام ہوگا اور جمعہ کے بعد تین بجے لجنہ اماء اللہ کا اجتماع شروع ہوگا۔ (۱) ہر پچیس ۲۵ خواتین پر ایک نمائندہ شامل ہوسکتی ہے۔ لیکن ہر لجنہ اماء اللہ سے آنے والی بہنوں کی معیّن تعداد کی اطلاع ایک ہفتہ قبل مل جانی چاہیئے۔ کوئی بہن جس کے پاس مقامی صدر لجنہ کی تصدیق نہیں ہوگی لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اُسکے قیام و طعام کی ذمہ داری نہیں لے سکتی۔ (۲) بستر موسم کے مطابق ہمراہ لائیں۔ (۳) بچوں کو قطعاً ہمراہ نہ لائیں۔ (۴) آنے کے وقت کی مرکزی دفتر کو اطلاع دیں۔ (۵) ہر لجنہ کی صدر یا سیکرٹری پہنچتے ہی پروگرام اور اپنی ممبرات کے لئے کھانے کا ٹکٹ حاصل کرے۔ (۶) مستورات کے قیام کا انتظام نصرت گرلز ہائی سکول میں، اور کھانے کا لجنہ اماء اللہ ہال میں ہوگا۔ (۷) تمام لجنات مجلس شوریٰ کے لئے تجاویز جلد بھجوائیں۔ (وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے تا ایجنڈا چھپ سکے۔

خاکسار مریم صدیقہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعتکاف اور اس کے مسائل

مکرم چوہدری رشید الدین صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ

اعتکاف کا لفظ عَکَفَ سے مشتق ہے عَکَفَ اِلَیْہِ کے معنے کسی چیز کو استقلال کے ساتھ لازم پکڑنے کے ہوتے ہیں لغوی لحاظ سے اعتکاف کسی جگہ میں بند ہو جانے یا وہاں ٹھہر جانے کو کہتے ہیں۔ اِعْتَکَفَ بِالْمَسْجِدِ کے معنے ہیں لَبِثَ فِیْہِ لِلْعِبَادَۃِ وہ عبادت کے لئے مسجد میں ٹھہرا رہا (مفردات)

اسلامی اصطلاح کے طور پر اعتکاف کی تعریف یہ ہے ھُوَ اللُّبْثُ فِی الْمَسْجِدِ مَعَ الصَّوْمِ وَنِیَّۃِ الْاِعْتِکَافِ۔ یعنی روزہ رکھ کر اور اعتکاف بیٹھنے کی نیت کر کے مسجد میں ٹھہرنے کا نام اعتکاف ہے

روزہ کی طرح اعتکاف بھی ایک ایسی عبادت ہے جسے لوگ پرانے وقتوں سے اپنے اپنے رنگ اور طریق کے مطابق بجالاتے رہے ہیں تا کہ انہیں دنیوی اشغال اور علائق سے الگ ہو کر یکسوئی کے ساتھ کچھ عرصہ کے لئے اپنے خالق اور مالک خدا کی یاد اور عبادت کا موقع میسر آ سکے۔

حضرت گوتم بدھ کا شہزادگی کی زندگی تیاگ کر اور بیوی بچے کو پیچھے چھوڑ کر خدا کی تپسیا کے لئے جنگلوں میں نکل جانا حضرت ابراہیم کا اِنِّیْ ذَاھِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ۔ (صافات آیت ۱۰۰) کہکر اپنے لوگوں کو چھوڑ کر باہر نکل جانا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا طور پر قیام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جنگل میں جاکر چالیس دن تک روزے رکھنا (متی ۴) اور پھر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قبل از بعثت غارِ حرا میں کئی کئی روز تک یاد الٰہی میں منہمک رہنا اعتکاف ہی کے مختلف طریق اور رنگ تھے۔ دنیوی اشغال سے فارغ ہو کر خدا کی یاد میں مصروف رہنے اور اس کے ذکر کو بلند کرنے کو بھی مفہوم کے لحاظ سے اعتکاف ہی کہا جائیگا اسی بناء پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے عاکفین سے مراد وہ واقفین زندگی لئے ہیں جو دنیا سے منہ موڑ کر خدا کے نام کی سربلندی اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔
(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۱۷۱)

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے وقتوں میں بھی لوگ اعتکاف کی عبادت بجالاتے رہے ہیں۔ حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کو اللہ تعالیٰ نے اعتکاف بیٹھنے والوں کے لئے خانہ کعبہ کی صفائی کا ارشاد فرمایا وَعَہِدْنَا اِلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَہِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّائِفِیْنَ وَالْعٰکِفِیْنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ۔
(البقرہ ع ۱۲۶)

اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو تاکیدی حکم دیا تھا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک اور صاف رکھو۔

حضرت مریم کے متعلق بھی قرآن کریم میں یہ ذکر آتا ہے کہ وہ کچھ عرصہ کے لئے اپنے رشتہ داروں کو چھوڑ کر عبادت کی خاطر ایک الگ تھلگ مشرقی مقام کی طرف چلی گئیں۔ جہاں اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کا آپ پر نزول ہوا اور ایک عظیم اور پاک فرزند کی آپ کو بشارت ملی۔ (مریم ۱۷-۲۰)

اسلامی اعتکاف

اسلام میں اعتکاف ایک سنت عبادت ہے اللہ تعالیٰ نے اس بارہ میں احکام دئے ہیں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے نمونہ قائم فرمایا ہے۔ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے

وَلَا تُبَاشِرُوْھُنَّ وَاَنْتُمْ عٰکِفُوْنَ فِی الْمَسَاجِدِ
بقرہ ۱۸۸

یعنی جب تک تم مساجد میں معتکف ہو تو بیویوں کے پاس نہ جاؤ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کے بارہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں۔

کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاہُ اللّٰہُ ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُہٗ مِنْ بَعْدِہٖ
(بخاری کتاب الاعتکاف)

کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے حضور کا یہ فعل اپنی وفات تک جاری رہا پھر آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف بیٹھتی تھیں پس اعتکاف ایک ایسی سنت ہے جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مواظبت اختیار فرمائی۔ اور آپ کے بعد بھی یہ سنت جاری رہی۔

رمضان خدا تعالیٰ کی عبادت اور ذکر کے لئے ایک خاص مہینہ ہے انسان دن کو روزے رکھتا ہے اور رات کو نوافل میں مشغول رہتا ہے یہ طبعی بات ہے کہ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اس کی روحانیت ترقی کرے گی اور وہ اپنے رب کے قرب کے حصول کے لئے دن بدن زیادہ توجہ اور محنت صرف کرے گا تا کہ وہ ان بابرکت ایام میں زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کر سکے۔ آخری دنوں میں تو اس کی کوشش انتہا کو پہنچ جانی چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں حضرت عائشہؓ روایت فرماتی ہیں۔

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَہٗ وَاَحْیَا لَیْلَہٗ وَاَیْقَظَ اَھْلَہٗ۔
(بخاری کتاب فضل لیلۃ القدر)

یعنی جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کے لئے خاص اہتمام فرماتے۔ آپ خود بھی رات کو عبادت میں لگے رہتے اور اپنے اہل بیت کو بھی نوافل کے لئے جگاتے۔

حدیث میں یہ ذکر بھی آتا ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے پہلے عشرہ میں اعتکاف بیٹھے۔ پھر آپ نے درمیانی عشرہ کو اعتکاف کیا

رمضان کے اسی عشرہ میں لیلۃ القدر آتی ہے جس کو تلاش کرنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنوں کو تلقین فرمائی۔ یہ باتیں تقاضا کرتی ہیں کہ ان دنوں کو خدا تعالیٰ کی مخصوص عبادت میں صرف کیا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وجہ سے رمضان کے آخری عشرہ کو اعتکاف کے لئے مختص فرمایا ہے۔

اعتکاف کے احکام

اعتکاف کا وقت:۔ اعتکاف کا اصل وقت رمضان المبارک کا آخری عشرہ ہے۔ یوں تو انسان خدا تعالیٰ کی خاص عبادات کے لئے اپنے طور پر سال بھر میں کوئی سا وقت مخصوص کر سکتا ہے لیکن مسنون اعتکاف رمضان کے آخری دس دنوں میں ہی بیٹھا جاتا ہے روایات سے بے شک یہ پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ رمضان کے پہلے اور پھر دوسرے عشرہ میں اعتکاف بیٹھے اور ایک مرتبہ شوال میں بھی آپ نے دس دن کا اعتکاف فرمایا لیکن آپ کی سنت متواترہ سے آخری عشرے کا اعتکاف ہی ثابت ہوتا ہے شوال میں تو حضور نے اس لئے اعتکاف فرمایا کہ اس سال آپ نیت اور تیاری کے باوجود بعض وجوہ کی بناء پر رمضان میں اعتکاف نہیں بیٹھ سکے تھے۔ اس کی قضاء کے طور پر حضور نے شوال میں اعتکاف فرمایا (بخاری) اور رمضان کے پہلے دو دہاکوں کا اعتکاف ابتدائی ایام کا واقعہ ہے۔ حضور نے خود اس کی تشریح فرمائی ہے کہ آپ نے لیلۃ القدر کی تلاش میں ان ایام کا اعتکاف کیا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا کہ یہ رات رمضان کے آخری عشرہ میں ہے تو آپ نے صحابہ رضوان اللہ علیہم کو انہی ایام میں اعتکاف بیٹھنے کا ارشاد مندرجہ ذیل الفاظ میں فرمایا۔

فَقِیْلَ اِنَّھَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یَّعْتَکِفَ فَلْیَعْتَکِفْ فَاعْتَکَفَ النَّاسُ مَعَہٗ (بخاری و مسلم)

مجھے بتایا گیا ہے کہ لیلۃ القدر آخری عشرہ میں ہے۔ اب تم میں سے جو شخص اعتکاف بیٹھنا چاہیئے اُسے اس عشرہ میں بیٹھنا چاہیئے چنانچہ صحابہ نے آپ کے ساتھ ان دنوں کا اعتکاف فرمایا۔

اس واقعہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متواتر انہی ایام میں اعتکاف فرماتے رہے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاہُ اللّٰہُ (بخاری)

یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی زندہ

کے آخر تک یہی معمول رہا کہ حضور رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

اعتکاف بیس رمضان سے شروع ہونا چاہیئے کیونکہ آخری عشرہ اعتکاف کرنے کا حکم ہے۔ اور عشرہ دس دن کا ہوتا ہے اس لئے اعتکاف میں دس دن پورے ہونے چاہئیں۔ حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں واضح طور پر یہ ذکر موجود ہے کہ آپ پورے دس دن کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:۔

كَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ رَمَضَانَ
عَشَرَةَ اَيَّامٍ (بخاری)

اور دس دن تب ہی پورے ہوتے ہیں کہ ۲۰ رمضان کو اعتکاف شروع کیا جائے۔ اگر ۲۱ کو بیٹھیں جیسا کہ بعض فقہا کا مسلک ہے تو جس سال رمضان ۲۹ ایام کا ہوگا اس سال اعتکاف صرف ۹ دن کا ہو سکے گا اور عشرہ کی تکمیل ناممکن ہوگی۔ پس بہتر اور افضل مسلک یہی ہے کہ اعتکاف کی ابتداء ۲۰ رمضان کو کی جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کے بعد اعتکاف شروع فرماتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت ہے کہ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ
صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ
مُعْتَكَفَهٗ (ابن ماجہ)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو نماز فجر ادا کرنے کے بعد اپنے معتکف (جائے اعتکاف) میں داخل ہو جایا کرتے تھے۔

حضرت امام ثوریؒ لیث اور اوزاعی نے اس حدیث سے یہ استدلال فرمایا ہے کہ اعتکاف کا اوّل وقت نماز فجر کے بعد کا ہی ہے۔ لیکن امام ابوحنیفہؒ اور بعض اور فقہا کا یہ خیال ہے کہ اعتکاف غروب آفتاب سے قبل شروع ہونا چاہیئے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"اعتکاف کے لئے بیسویں کی صبح کو بیٹھتے ہیں کبھی دس دن ہو جاتے ہیں اور کبھی گیارہ"
(الفضل ۱۲ نومبر ۱۹۱۷ء)

جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے مسنون اعتکاف تو دس دن کا ہی ہے تاہم اگر کوئی شخص اپنی مجبوری کی وجہ سے یہ عرصہ پورا نہ کر سکتا ہو اور وہ کسی نہ کسی حد تک اعتکاف کی برکات سے حصہ لینے کا خواہش مند بھی ہو تو اس امر کی اجازت ہے کہ ان ایک دو یا زیادہ دنوں کا اعتکاف کر لے۔

اعتکاف کا وقت انتیس یا تیس رمضان کو جب شوال کا چاند نظر آجائے ختم ہو جاتا اس کے بعد معتکف اپنے گھر جا سکتا ہے۔

اعتکاف مسجد میں ہونا چاہیئے

مساجد اللہ تعالےٰ کے ذکر اور عبادت کے لئے مخصوص ہوتی ہیں۔ اس لئے اعتکاف کی مناسب جگہ مسجد ہی ہو سکتی تھی چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے اعتکاف کو مساجد کے ساتھ خاص کر دیا ہے۔ فرماتا ہے:

وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ
عَاكِفُوْنَ فِى الْمَسَاجِدِ
(البقرہ ۱۸۸)

کہ جب مساجد میں اعتکاف کر رہے ہو تو اپنی بیویوں سے تعلق قائم نہ کرو۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ اعتکاف مسجد میں ہی ہو سکتا ہے۔ مسجد بھی ایسی ہونی چاہیئے جس میں جماعت ہوتی ہو۔ اور جامع مسجد ہو تو زیادہ بہتر ہے تا کہ معتکف کو نماز با جماعت یا جمعہ کے لئے مسجد سے باہر جانے کی ضرورت نہ ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔

لَا اِعْتِكَافَ اِلَّا فِىْ مَسْجِدٍ
جَامِعٍ (ابوداؤد)

کہ جامع مسجد کے سوا
کسی اور جگہ اعتکاف صحیح نہیں

اس سلسلہ میں حضرت حذیفہؓ کی یہ روایت بھی ملتی ہے۔

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ كُلُّ مَسْجِدٍ لَهٗ
مُؤَذِّنٌ وَ اِمَامٌ
فَالْاِعْتِكَافُ فِيْهِ يَصْلُحُ
(درمنثور)

کہ ہر وہ مسجد جس میں مؤذن اور امام مقرر ہیں یعنی وہاں اذان اور جماعت ہوتی ہے اس میں اعتکاف بیٹھنا صحیح ہے۔

پس صحت اعتکاف کے لئے یہ شرط ہے کہ مسجد میں بیٹھا جائے۔ ہاں عورت کو یہ اجازت ہے کہ وہ گھر میں ہی کسی علیحدہ جگہ میں اعتکاف بجا لائے۔ اگر کسی کو مسجد میسر نہ آئے تو ان حالات میں مرد بھی اپنے گھر میں ہی اعتکاف کے لئے کوئی جگہ مخصوص کر سکتا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک شخص کے خط کے جواب میں فرمایا:

"مسجد کے باہر اعتکاف ہو سکتا ہے مگر مسجد والا ثواب نہیں مل سکتا"
(الفضل ۶ مارچ ۱۹۶۲ء)

مسجد میں چونکہ لوگ نماز وغیرہ کے لئے آتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات خود معتکفین کی تعداد زیادہ ہو جاتی ہے اس لئے اگر کوئی یکسوئی حاصل کرنے کے لئے مسجد کے ایک طرف پردہ وغیرہ لگا لے تو یہ مناسب ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف کا ارادہ فرماتے۔

فَكُنْتُ اَضْرِبُ لَهٗ خِبَاءً
فَيُصَلِّى الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُهٗ
(بخاری)

تو میں آپ کے لئے مسجد میں ایک خیمہ لگا دیتی۔ اور آپ صبح کی نماز کے بعد اس میں داخل ہو جاتے۔

اعتکاف کے دنوں میں چونکہ دنیوی علائق چھوڑ کر انسان عبادت الٰہی کے لئے مسجد میں ڈیرہ لگا لیتا ہے۔ اس لئے عام طور پر لوگ فرش پر ہی سوتے ہیں۔ یہ بات اس لحاظ سے بھی مناسب ہے کہ چارپائی وغیرہ بچھانے سے نمازیوں کو جماعت کے وقت دقت پیش آسکتی ہے لیکن خاص حالات میں ضرورت پڑنے پر مسجد میں کسی مناسب جگہ پر چارپائی بچھا کر سونا جائز ہے۔ بشرطیکہ ایسا کرنے سے نماز پڑھنے والوں کو نماز کی ادائیگی میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔ حدیث میں آتا ہے

اِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
اِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهٗ
فِرَاشُهٗ اَوْ يُوْضَعُ لَهٗ
سَرِيْرُهٗ وَرَاءَ اُسْطُوَانَةِ
التَّوْبَةِ (ابن ماجہ)

یعنی۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف شروع فرماتے تو آپ کے لئے بستر بچھایا جاتا یا بعض اوقات آپ کے لئے اسطوانۃ التوبہ (مسجد نبوی کے ایک ستون کا نام ہے) کی اوٹ میں چارپائی بچھا دی جاتی۔

معتکف کو مسجد کے احترام اور صفائی کا پورا خیال رکھنا چاہیئے اگر حجامت وغیرہ کی ضرورت پیش آئے تو مسجد میں یہ کام نہیں ہونا چاہیئے۔ اعتکاف کے لحاظ سے تو بال کٹوانا منع نہیں لیکن یہ بات آداب مسجد کے خلاف ہے۔ اکثر علمائے امت کا یہی مسلک ہے۔ چنانچہ شرح مؤطا امام مالک میں لکھا ہے۔

وَكَرِهَ حَلْقَ الرَّاْسِ
فِيْهِ مُطْلَقًا (اى
مُعْتَكِفًا كَانَ اَوْ غَيْرَ
مُعْتَكِفٍ) اِلَّا اَنْ يَتَّصِلَ
فَيُخْرِجُ رَاْسَهٗ خَارِجَ
الْمَسْجِدِ وَالْحَلَّاقُ خَارِجَهٗ
... ... وَذَالِكَ لِحُرْمَةِ
الْمَسْجِدِ (اوجز المسالک جلد ۳ ص ۱۱۲)

یعنی مسجد میں سر منڈوانا ناپسندیدہ ہے لیکن اگر کسی تکلیف کی وجہ سے معتکف کو حجامت بنوانا ضروری ہو تو وہ اپنا سر مسجد سے باہر نکال دے اور نائی مسجد سے باہر کھڑا ہو کر حجامت بنا دے۔ یہ حکم مسجد کے احترام کی وجہ سے ہے اعتکاف کی وجہ سے نہیں۔

حدیثوں میں یہ ذکر بھی آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جب بالوں میں کنگھی کرنی ہوتی تو آپ اپنا سر مسجد سے باہر کر دیتے تو حضرت عائشہؓ اپنے حجرہ میں کھڑے ہوئے کنگھی کر دیتیں گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں کنگھی کرنے میں بھی احتیاط فرماتے تھے علماء کی یہ رائے بھی ہے کہ حجامت وغیرہ کی اگر ضرورت پیش آجائے تو جب معتکف غسل وغیرہ کے لئے مسجد سے باہر جائے تو یہ کام بھی کر آئے۔

بہر حال مسجد کے اندر ایسا کرنا آداب مسجد کے خلاف سمجھا گیا ہے۔

(باقی)

درخواست ہائے دعا

محترم ماسٹر میاں خان صاحب پنشنر احمد نگر۔ ضلع جھنگ قریباً ایک ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت سے نوازے۔ آمین۔

(غلام رسول۔ احمد نگر)

۲۔ برادرم مکرم حافظ سید بشیر احمد صاحب ہمدانی معلم جماعت احمدیہ گھوگھیاٹ میانی ضلع سرگودھا مورخہ ۲-۱۱ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ آجکل فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرماویں۔

(سردار عبد الحق شاکر۔ ربوہ)

۳۔ میرے والد محترم خالد ہدایت بھٹی صاحب آف نیشنل بنک بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کو ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو جلد صحت دے۔ (عرفان خالد بھٹی)

۴۔ خاکسار کی نانی جان چند دنوں سے بخار اور ٹانگ میں درد کی وجہ سے بیمار رہی ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد انوار الحق۔ مغل پورہ۔ لاہور)

۵۔ مکرم رئیس عبد الحمید صاحب آف [illegible] علیل ہیں ان کی صحت و تندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ڈاکٹر عبد القدوس نواب شاہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا (۲)

مسل نمبر ۲۰۹۱۸

میں نجم النساء بیگم زوجہ چوہدری عبدالحمید صاحب قوم گکھے زرتی پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مراڑہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷/۷/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر مبلغ ۱۵۰۰/- روپے وصول شدہ (۲) نقد مبلغ ۵۰۰/- روپے (۳) زیور طلائی وزنی ۵ تولے قیمت ۷۵۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- نجم النساء بیگم زوجہ چوہدری عبدالحمید ساکن مراڑہ ڈاکخانہ ظفروال سیالکوٹ

گواہ شد:- چوہدری فضل احمد ایڈووکیٹ لیہ امیر ضلع مظفرگڑھ۔

گواہ شد:- چوہدری عبدالحمید خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۰۹۱۹

میں چوہدری عبدالحمید ولد چوہدری برکت علی صاحب قوم راجپوت سلہریا پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مراڑہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۴/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) نقد مبلغ ۲۰۰۰/- روپے جو کہ اس وقت کاروبار پر لگایا ہوا ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۲۵/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- چوہدری عبدالحمید ساکن مراڑہ ضلع سیالکوٹ حال [illegible]

A.D.C کہروڑ ضلع مظفرگڑھ

گواہ شد:- چوہدری عبدالمجیب ایڈووکیٹ سیکرٹری مال لیہ ضلع مظفرگڑھ

گواہ شد:- چوہدری فضل احمد ایڈووکیٹ صدر جماعت احمدیہ لیہ ضلع مظفرگڑھ

مسل نمبر ۲۰۸۸۹

میں ڈاکٹر ایس سلیم حسن ولد سردار نور احمد صاحب قوم ڈوگر پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن روکوپر ضلع سیرالیون بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۲۰/- لیون ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- ڈاکٹر ایس محمد حسن روکوپر سیرالیون۔

گواہ شد:- چوہدری انور احمد کاہلوں پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول روکوپر سیرالیون

گواہ شد:- صفی الرحمٰن مبلغ جماعت احمدیہ سیرالیون

مسل نمبر ۲۰۹۲۰

میں شفیق الرحمٰن ولد پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر ۱۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۷/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- شفیق الرحمٰن محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ

گواہ شد: محمد شفیع محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ

گواہ شد: پروفیسر عطاء الرحمٰن محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ

مسل نمبر ۲۰۹۲۱

میں امۃ النصیر طاہرہ بنت پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب قوم اعوان پیشہ متعلم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹/۷/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے

الامۃ:- امۃ النصیر طاہرہ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد:- پروفیسر عطاء الرحمٰن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:- محمد شفیع دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ

مسل نمبر ۲۰۹۲۲

میں حبیب الرحمٰن اعوان ولد پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳ جولائی ۱۹۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارا ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۸۹/۴۴ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- حبیب الرحمٰن اعوان بقلم خود محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ

گواہ شد:- کیپٹن احمد دین صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

گواہ شد:- پروفیسر عطاء الرحمٰن دارالرحمت وسطی ربوہ

مسل نمبر ۲۰۹۲۳

میں امۃ السمیع یاسمین بنت پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر ۱۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۷/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ:- امۃ السمیع یاسمین محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

گواہ شد:- کیپٹن احمد دین محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ

گواہ شد:- پروفیسر عطاء الرحمٰن دارالرحمت وسطی ربوہ

مسل نمبر ۲۰۹۲۴

میں رضیہ چوہدری بنت چوہدری نور محمد صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مظفرگڑھ ضلع مظفرگڑھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۶/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) نقد مبلغ ۸۰۰۰/- روپے (۲) زیورات طلائی ۴ ۱/۲ تولے مالیتی ۱۱۲۵/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۲۵/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- رضیہ چوہدری معرفت چوہدری نور محمد صاحب بی ایس ٹی ۵۶ اے سرکلر روڈ مظفرگڑھ

گواہ شد:- عبدالمجید ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز مظفرگڑھ

گواہ شد:- نور محمد چوہدری والد موصیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معتکف ہونے والی خواتین

مندرجہ ذیل بہنوں کے نام جو مسجد مبارک میں اعتکاف بیٹھیں گی۔ شائع کئے جا رہے ہیں یہ سب بہنیں انیسویں روزے تک پہنچ جائیں۔ اعتکاف بیٹھیں روزے کو نماز فجر کے بعد شروع ہوگا۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لا دیں۔ اور چادریں بھی

(مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۱۔ محترمہ حسین بی بی صاحبہ زوجہ محمد حسین صاحب دار الیمن ربوہ
۲۔ " عقیلہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ فضل کریم صاحب دار البرکات ربوہ
۳۔ اختر النساء صاحبہ شیخوپورہ
۴۔ " صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا محمد لطیف صاحب دار النصر ربوہ
۵ " احمدی بی صاحبہ اہلیہ عبد الرحمٰن صاحب لائل پور
۶ " سردارں بی بی صاحبہ زوجہ نیاز احمد خان صاحب قلعہ جے سنگھ
۷ " فاطمہ بی بی صاحبہ صدر لجنہ جھبول ضلع رحیم یار خان
۸ " عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو عبد الحلیم صاحب جھنگ صدر
۹ " صوفیہ صاحبہ اہلیہ عبد الحمید صاحب مرحوم مالاباری دار العلوم ربوہ
۱۰ " سیّدہ امتہ الرشید صاحبہ اہلیہ سید لال شاہ صاحب مرحوم
۱۱۔ " امتہ الرحمٰن ناظرہ صاحبہ اہلیہ مولوی محمد عبد اللہ اعجاز صاحب
۱۲ " ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ میجر عزیز احمد صاحب مرحوم لاہور چھاؤنی
۱۳ " عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبد الجلیل صاحب ربوہ
۱۴ " محمدی بی بی صاحبہ احمدی۔ کوٹ مہتاب خان ضلع لاہور۔
۱۵ " زبیدہ خاتون صاحبہ اہلیہ سید عبد الودود صاحب دار النصر ربوہ
۱۶ " حسین بی بی صاحبہ والدہ مبارک احمد صاحب سکول ماسٹر شیخوپورہ ڈرائیج۔
۱۷ " نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ عبد العزیز صاحب باجوہ دار الصدر غربی ربوہ
۱۸ " حمیدہ اختر صاحبہ اہلیہ سید نذیر احمد شاہ صاحب انسپکٹر لجنہ
۱۹ " عالم بی بی صاحبہ والدہ امتہ السلام صاحبہ۔
۲۰ " امتہ الحئی ناز صاحبہ بنت غلام محمد صاحب صراف۔ سیالکوٹ۔

تقریب رخصتانہ اور درخواست دعا

مورخہ ۸ر اکتوبر کی شام کو حضرت مرزا برکت علی صاحب نے اپنے سب سے چھوٹے بیٹے مرزا عبد الوہاب شوکت صاحب کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں متعدد افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام بزرگان سلسلہ و احباب جماعت شامل ہوئے دعوت کے اختتام پر محترم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے دعا فرمائی۔

مرزا عبد الوہاب شوکت صاحب (جو کہ لندن میں ملازم ہیں) کا نکاح عزیزہ امتہ الرشید صاحبہ بنت محترم الحاج شیخ عبد الرحمٰن صاحب (ابن محترم حاجی محمد صدیق صاحب دہلویؓ) سیکشن آفیسر وزارت مواصلات (ریٹائرڈ) سے مورخہ ۱۲ر مارچ ۱۹۷۱ء کو کراچی میں قرار پایا تھا۔

شیخ عبد الرحمٰن صاحب نے اپنی کوٹھی میں ۶ر اکتوبر کی شام کو ۶ بجے رخصتانہ کی تقریب کا اہتمام کیا جس میں جماعت کے اور غیر از جماعت بہت سے احباب نے شرکت فرمائی محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے تقریب کے اختتام پر دعا کرائی۔

مرزا عبد الوہاب شوکت صاحب مع اہلیہ ۱۲ر اکتوبر کو ربوہ سے کراچی گئے وہ ۲۸ر اکتوبر کو بذریعہ ہوائی جہاز لندن روانہ ہوں گے۔ احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور خدا تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔

دعائے نعم البدل

میرے بڑے بھائی صوبیدار محمد اشرف صاحب کی چھوٹی بچی عظمیٰ اشرف بعمر ۴½ سال مختصر سی علالت کے بعد وفات پاگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کی والدہ اس کے دیگر عزیزوں کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ بچی کے والد بھارت میں جنگی قیدی ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی اور دیگر سب جنگی قیدیوں کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے آمین۔

(محمد شفیق قیصر مبلغ سلسلہ احمدیہ۔ وکالت تبشیر ربوہ)

۲۹ر رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

رمضان المبارک کا انفاق مال سے خاص تعلق ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس مبارک مہینہ میں کثرت کے ساتھ صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔ تحریک جدید کی مالی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کا یہی مناسب وقت ہے۔

وکالت مال ان شاء اللہ ۲۹ر رمضان المبارک کو اس تاریخ تک وعدے ادا کرنے والے دوستوں کے نام حضور اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کرے گی۔ مخلصین کو چاہیئے کہ اپنا وعدہ بروقت سیکرٹری مال کو ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اور حضور ایدہ اللہ کی خاص دعاؤں سے مستفیض ہوں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

وقف جدید اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب "فتح اسلام" میں فرماتے ہیں :۔ "وہ وقت دور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے"۔

ان بابرکت ایام کو قریب تر لانے کے لئے انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ تحریک وقف جدید کو اور اسی طرح دیگر تمام دینی تحریکات کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کریں۔ اور ان کے حلقہ اثر و کار میں کوئی فرد بشر بوڑھا جوان اور بچہ ایسا نہ رہے جو اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے سے رہ جائے۔ قائدین و زعماء اس بارہ میں مکمل نگرانی فرما کر کارکردگی کے بارہ میں معین اعداد و شمار کے ساتھ باقاعدہ رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ)

ولادت

مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال ایم اے نائب وکیل المال اوّل و مہتمم مقامی خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو اللہ تعالےٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے افتخار اللہ نام رکھا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو نیک صالح خادم دین اور عمر پانے والا بنائے۔ آمین۔

درخواست ہائے دعا

ہماری زمین کے مقدمہ کی اپیل کی پشاور ہائی کورٹ میں ۲۷ر اکتوبر ۱۹۷۲ء کو تاریخ پیشی مقرر ہے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان اور حضور کے صحابہ کرام اور جماعت کے تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں خاص دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل و رحم سے ہمیں اپنا حق شرعی دلا کر نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ (صاحبزادہ محمد طیب لطیف ابن حضرت شہید مرحومؓ)

۲۔ عزیزم احمد بشیر صاحب کمپونڈر محترم ڈاکٹر رشید احمد صاحب رحمت بازار ربوہ عرصہ دس پندرہ دن سے درد گردہ سے بیمار ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(منشی نور الدین دار الرحمت غربی۔ ربوہ)

۳۔ خاکسار کے چھوٹے لڑکے طیب حسین بعمر ۸ سال کو سائیکل پر سے گرنے کی وجہ سے چہرہ پر چوٹیں آئی ہیں جن کی وجہ سے چہرہ پر ورم ہوگیا ہے۔ احباب سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ احمد حسین قریشی فیکٹری ایریا ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴